منھاجِ نُبوّت اور مرزا قادیانی (آخری قسط)

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ

معیار نمبر۳۶: انبیاءِ کرام علیہم السلام کی طرح کوئی عزت نہیں پا سکتا:

دنیاداروں کے نزدیک اگرچہ عزت وقدر و منزلت کا معیار دولت اور عہدے ہیں لیکن حقیقت میں یہ معیار غلط ہے اور عزت کا دارومدار صرف اور صرف ایمان اور تقویٰ ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے: یقولون لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل، ولله العزة ولرسوله ولكن المنافقين لا يعلمون (المنافقون:8)

ترجمہ: کہتے ہیں اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے حالانکہ عزت اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں جانتے۔

سورت النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: الذين يتخذون الكفرين أولياء من دون المؤمنين، أيبتغون عندهم العزة فإنَّ العزة لله جميعا (النساء:139)

ترجمہ: جو مومنوں کو چھوڑ کا کافروں کو دوست بناتے ہیں، کیا یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنی چاہتے ہیں تو عزت سب خدا ہی کی ہے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

آثرک الله علی کل شئی. اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز پر تجھے ترجیح دی۔ (تذکرہ372 طبع چہارم)

انی فضلتک علی العالمین. میں نے تجھے تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ (تذکرہ ص7 طبع چہارم)

انا کفیناک المستهزئين. وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں ہم ان کے لیے کافی ہیں۔
(تذکرہ ص37 طبع چہارم)

انبیاء ورسل سے ہر ایک کا نام اللہ تعالیٰ نے میرا رکھا ہے۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22 ص72 حاشیہ)

اپنے بلند بانگ دعووں کے باوجود دنیا کی نظر میں مرزا قادیانی کی عزت یہ تھی:

1۔ اس کی زندگی میں اسے کذاب، مکار اور دجال کہا گیا۔

2۔ اس کے روبرو اسے خودغرض، عشرت پسند، بدزبان کے لقب دیئے گئے۔ (روحانی خزائن جلد22 ص591)

3۔ اسے مولانا کرم دین نے عدالتوں میں ذلیل وخوار کیا۔

4۔ اسے اس کے ماننے والوں پر کفر کے فتوے سب مسلمانوں نے متفقہ طور پر دیئے۔

5۔ اس پر مخالفین کا خوف مسلط رہا اور وہ بار بار برطانوی حکومت کو اپنے وفادار ہونے کا یقین دلاتا رہا۔

6۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اگست 1900ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں مرزا قادیانی سے مناظرہ و مباہلہ کے لیے تشریف لائے، مرزا مقابلہ کے لیے نہ آیا اور رسوا ہوا۔

7۔ مولانا محمد حسن فیضیؒ اور دیگر اکابر نے مرزا کی علمی غلطیوں اور خیانتوں کی نشان دہی کر کے اس کی پردہ داری کی۔

8۔ مولانا رشید احمد گنگوہی نے مرزا کے خلاف فتویٰ لکھ کر چھپوایا اور تمام ہندوستان میں پھیلایا جس پر مرزا نے چیں بجبیں ہو کر انہیں اندھا شیطان کا لقب دیا۔

9۔ علماءِ لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے کفر کی نشاندہی کی۔

10۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری کے مقابل مرزا نے دعا کی کہ یا اللہ جو جھوٹا ہے اسے زندہ کی زندگی میں موت دے دے۔ مرزا قادیانی مولانا ثناءاللہ صاحب کی زندگی میں مرگیا اور اس طرح اس نے خود اپنے جھوٹے ہوتے کی تصدیق کر دی۔

یہ سب حقائق اس بات کے دلائل ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام والی عزت نہیں پائی۔

معیار نمبر ۳۷: انبیاء کرامؑ کا انداز دعوت و تبلیغ مثالی ہوتا ہے:

حضرات انبیاء کرامؑ کی دعوت و تبلیغ اور مواعظ حسنہ سے ہوں تو تمام قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔ خصوصیت سے درج ذیل آیات ملاحظہ فرمائیں:

البقرہ:54، المائدہ:21، الانعام:78، 135، الاعراف:59، 61، 65، 72، 73، 79، 85، 93،

یونس:84، 71، ھود:50، 30، 29، 28، تا93، 92، 89، 88، 88، 84، 78، 64، 63، 63، 61،

طٰہٰ:90۔86، المومنون:23 النمل:46 العنکبوت:32 یٰس:20، الزمر:39، غافر 41، 38، 32، 30، 29، نوح:4۔

ان آیات پر غور وفکر کرنے سے انبیاء کی دعوت و تبلیغ کی درج ذیل خصوصیات واضح ہوتی ہیں۔

1۔ بے خوفی:

انبیاءِ کرام علیہم السلام کسی کی شان و شوکت، بادشاہت اور دولت سے مرعوب نہیں ہوتے۔ نمرود کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام، فرعون کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام، قریش کے سرداروں کے سامنے نبی کریم ﷺ کا کلمۂ حق کہنا ہر ایک کو معلوم ہے، باقی انبیاء کرام کا بھی یہ حال تھا۔

2۔ فصاحت و بلاغت:

انبیاءِ کرام علیہم السلام فصیح و بلیغ ہوتے ہیں، حضرت موسیٰؑ کی زبان میں لکنت تھی جو کہ ان کی دعا کی برکت سے ختم ہوگئی۔ نبی کریم ﷺ تو افصح العرب تھے، پیغام حق کو پہچانے کے لیے فصاحت و بلاغت ایک بنیادی شرط ہے۔

3۔پیغام کی وضاحت:

انبیاء کرام اپنی دعوت، اپنی تعلیمات گول مول الفاظ میں کبھی بھی پیش نہیں کرتے بلکہ تمام ارکان دین کے ایک ایک نکتہ کی وضاحت کرتے ہیں۔

4۔روحانیت:

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی تعلیمات تقدس اور روحانیت سے بھری ہوتی ہیں اوران کی تعلیمات پرعمل کرنے والوں کے دل ودماغ میں اخلاص اورمحنت کے بقدرنورانیت وروحانیت پیدا ہوجاتی ہے۔

5۔جامعیت:

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی تعلیمات اپنے اپنے زمانہ کے لحاظ سے جامعیت رکھتی ہیں اوراپنے زمانہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہیں۔

6۔شیطانی مداخلت سے حفاظت:

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی وحی شیطانی مداخلت سے محفوظ ہوتی ہے اگرایسا نہ ہوتوان کی وحی پر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے اورانبیاءِ کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد ہی پورا نہ ہوسکے۔

7۔دعوت بالحکمۃ

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی دعوت ہمیشہ حکمت اورموعظہ حسنہ کے ساتھ ہوتی ہے۔انبیاء اپنے مخاطبین کوسیدھی صاف باتیں عمدہ لہجے اوردلنشین بیان میں سناتے ہیں کہ سننے والوں کے لیے اس سے انکار کا کوئی سبب باقی نہیں رہتا۔

مرزا قادیانی کے انداز دعوت وتبلیغ کا جائزہ:

ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ مرزا قادیانی کی دعوت وتبلیغ اور 83 کتابوں کا ذخیرہ مذکورہ خصوصیات سے خالی ہے۔مرزا قادیانی سچا نبی ہوتا تو سچے انبیاء کرام کا اسلوب اپناتا۔وہ متنبّی تھا اس لیے متنبیوں کا انداز ہی اپنایا جو کہ مذکورہ سات خصوصیات کا بالکل الٹ تھا یعنی

1۔　وہ اپنی وحی کے اظہار میں لوگوں سے اورحکومت برطانیہ سے ڈرتا تھا۔

2۔　اس کی تحریر وتقریر فصاحت وبلاغت سے خالی ہوتی تھی۔

3۔　اس کا پیغام واضح نہیں، اجمال، دجل اورتحریفات بہت ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے ماننے والے کئی گروہوں میں منقسم ہیں اور ہر گروہ مرزا قادیانی کو الگ الگ حیثیت سے مانتا ہے۔

4۔　مرزا قادیانی کی تحریروں میں روحانیت کی جگہ ظلمت ہے جس کا پڑھنے والوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

5۔　مرزا قادیانی کی تعلیمات میں جامعیت نہیں اسی فی صد سے زیادہ تحریریں ختم نبوت، رفع ونزول عیسیٰؑ کے انکار،

اپنی جھوٹی نبوت کے دلائل پر مشتمل ہیں۔ ان معدودے چند موضوعات کے علاوہ قرآن وحدیث کے تفصیلی مباحث کی درست ترجمانی بہت کم ہے۔

6۔ اس کی وحی شیطانی اثرات سے محفوظ نہ تھی۔

7۔ اس کی تعلیمات دعوت بالحکمۃ کے اصولوں کے یکسر خلاف ہے۔

معیار نمبر: ۳۸: انبیاءِ کرام علیہم السلام کی خطرناک امراض سے حفاظت ہوتی ہے:

انبیاءِ کرام علیہم السلام چونکہ مرجع خلائق ہوتے ہیں اور شان محبوبیت رکھتے ہیں اس لیے وہ خاطر خواہ جسمانی وجاہت رکھتے ہیں تا کہ لوگ ان کے قریب آنے میں حجاب محسوس نہ کریں۔ اسی طرح وہ ایسی امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جو کسی بھی طرح متعدی، خطرناک یا نفرت آمیز (مثلا بدبودار یا صورت مسخ کرنے والے) ہوں۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی مرض کی جو تفصیلات بعض کتب میں لکھی ہیں وہ اسرائیلی روایات پر مبنی اور نا قابل اعتبار ہیں۔

مرزا قادیانی کا اعتراف:

انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 397 طبع جدید)

اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنے متعلق دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کر رکھا ہے۔

مرزا قادیانی کا الہام:

ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔ (تذکرہ ص 685 طبع چہارم)

واضح رہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک وحی اور الہام مترادف ہیں۔

مرزا قادیانی کی خطرناک امراض

ہسٹیریا کے دورے:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا درد بشیر اول کی وفات کے چند روز بعد ہوا تھا۔ (سیرت المھدی جلد اول ص 17، 16)

مراق اور کثرت بول:

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو وہ زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 33، 32)

قولنج زحیری:

ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا جو بیان سے

باہر ہے۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 246)

ذیابیطس، سوسو دفعہ پیشاب:

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے، پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض دفعہ سوسو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آیا ہے اور بوجہ اسکی کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا ہے اور کثرت پیشاب سے بہت ضعف تک نوبت پہنچتی ہے۔(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 18 ص 432)

اسہال:

مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔(ملفوظات جلد اول ص 565 طبع جدید)

دردسر، کثرت بول اور اسہال:

احادیث میں ہے کہ مسیح موعود دو زرد رنگ چادروں میں اترے گا ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں سو میں نے کہا یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیوں کہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 ص 42)

دو ہولناک امراض:

مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں ایک شدید دردسر جس سے میں بیتاب ہو جاتا تھا اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے اور یہ مرض قریبا پچیس برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہوگیا اور طبیبوں نے لکھا ہے کہ ان عوارض کا آخر نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر قریبا دو ماہ تک اسی مرض میں مبتلا ہو کر آخر صرع میں مبتلا ہوگئے اور اسی سے ان کا انتقال ہوگیا۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 376)

میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ تشنج قلب بھی تھا اس لیے میری حالت مردمی کالعدم تھی۔
(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 ص 203)

خلاصہ کلام:

مرزا قادیانی کہتا ہے "اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے۔(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 ص 17)

دعوت فکر:

قادیانیوں سے گزارش ہے کہ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے مطابق بیس سے زائد امراض میں مبتلا تھا خدارا وہ

سوچیں کہ کیا کسی نبی کو بھی اتنی امراض لاحق ہوئی ہیں اور مرزا قادیانی کی یہ وحی کیا رحمانی تھی کہ "ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے" کیا صحت کا ٹھیکہ لینے کا مطلب 20 سے زائد امراض میں مبتلا کرنا ہے؟

معیار نمبر ۳۹: انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں قبول ہوتی ہیں:

حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اور مستجاب الدعوات ہوتے ہیں...... ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ سنتے اور قبول کرتے ہیں، کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اہم امور کے متعلق دعائیں کی ہوں اور وہ قبول نہ ہوئی ہوں، مرزا غلام احمد قادیانی کو چونکہ بڑا شوق تھا خود کو انبیاء کرام کی فہرست میں شامل کرنے کا اس لیے اس نے اپنے متعلق مستجاب الدعوات ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ:

میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔ (ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 ص 197)

1۔ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔ (تذکرہ ص 432 طبع چہارم)

2۔ دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے قبول کرتا ہوں۔ (تذکرہ ص 94 طبع چہارم)

مرزا قادیانی کی غیر مقبول دعائیں:

1۔ مرزا قادیانی نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر 95 برس کی ہو جائے۔ (تذکرہ ص 414 طبع چہارم)

مگر وہ 68 یا 69 برس کی عمر میں فوت ہو گیا۔

2۔ مرزا قادیانی نے اپنے مرید مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی صحت کے لیے دعا کی اور کئی الہامات شائع کیے۔ (تذکرہ 472، 472 طبع چہارم)

لیکن مولوی عبدالکریم اپنی بیماری سے شفایاب نہ ہو سکا اور فوت ہو گیا۔

3۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مبارک احمد بیمار تھا مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی صحت کی بشارت دی ہے۔ (تذکرہ ص 616 طبع 4) لیکن مرزا مبارک احمد صحت یاب ہونے کی بجائے فوت ہو گیا۔ (تذکرہ ص 617)

4۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی ہلاکت کے لیے مرزا قادیانی نے وظیفے پڑھوائے۔ (سیرت المھدی روایت نمبر 312 طبع جدید) دعائیں مانگیں (روزنامہ الفضل قادیان 20 جولائی 1950)

لیکن یہ دعائیں قبول نہ ہوئیں، آتھم نہ صرف زندہ رہا بلکہ عیسائیوں نے اس کا جلوس بھی نکالا۔ (سیرت المھدی روایت نمبر 175 طبع جدید)

5۔ مرزا قادیانی کے مرید پیر منظور محمد کے گھر میں امید تھی، مرزا نے بیٹا ہونے کی دعا دی اور پیشگی اس لڑکے کے

متعدد نام بھی تجویز کر دیئے۔بشیر الدولہ، عالم کباب،کلمۃ اللہ خان وغیرہ۔

(تذکرہ 434،433 طبع چہارم)

لیکن یہ دعا قبول نہ ہوئی اور لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔(روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ 103)

مرزا قادیانی نے کہا کہ کوئی بات نہیں لڑکا آئندہ پیدا ہو جائے گا۔مگر لڑکا پیدا ہونے کی بجائے پیر منظور محمد کی بیوی فوت ہوگئی۔نہ رہا بانس نہ بجی بانسری

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے غیر مقبول دعاؤں کی ایک لمبی فہرست ہے، سر دست صرف پانچ دعائیں تحریر کی گئیں ہیں جو کہ مرزا قادیانی کی وحی کے من جانب اللہ نہ ہونے کی کھلی دلیل ہیں۔

معیار نمبر ۴۰: انبیاءِ کرام علیہم السلام کافروں سے جہاد کرتے ہیں:

حضرات انبیاءِ کرام علیہم السلام نے ہمیشہ کافروں سے جہاد کیا ہے تا کہ اللہ کا دین سر بلند ہو جائے، کسی سچے نبی کے متعلق یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کافروں سے جہاد کرنے کی بجائے ان سے محبت کرے، ان سے جہاد کو حرام قرار دے اور ان کی اطاعت کو واجب کہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

1۔ یہ دین قائم رہے گا اس حالت میں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے جنگ کرتی رہے گی۔حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔(صحیح مسلم)

2۔ جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے کبھی جہاد نہیں کیا اور نہ اس سلسلہ میں کبھی خواہش کا اظہار کیا تو وہ نفاق ایک پہلو پر مرتا ہے۔(صحیح مسلم)

3۔ مشرکوں کے خلاف جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اپنی جانوں کے ساتھ اپنی زبانوں کے ساتھ۔(سنن ابی داؤد)

جہاد کے متعلق مرزا قادیانی کی تعلیمات:

1۔ میں اِس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اِس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی خیر خواہی اور ہمدردی میں مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو۔بیس برس کی مدّت سے میں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں کا فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گنہگار رہوں گے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں اور جہاد اور خونی مہدی کے انتظار وغیرہ بیہودہ خیالات سے جو قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے دست بردار ہو جائیں۔(مجموعہ اشتہارات جلد دوم 355 طبع جدید)

2۔ میں نے بیسوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔۔۔اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں ان کی

اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لیے دلی جان نثار۔(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص27،26 طبع جدید)

3۔ ہم اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہوگیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 ص166)

4۔ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت اور جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کے بے اصل اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 ص156،155)

5۔ مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو ہے۔(ستارہ قیصریہ روحانی خزائن جلد15 ص114)

6۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے تم چاہو دل سے مجھے کچھ کہو، گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کو فتویٰ لکھو مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے، سخت بدخوئی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 ص156)

7۔ پس میں اس جگہ پر مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان پر فرض ہے کہ وہ سچے دل سے گورنمنٹ کی اطاعت کریں یہ بخوبی یاد رکھو کہ جو شخص اپنے محسن انسان کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا شکر بھی نہیں کر سکتا جس قدر آسائش اور آرام اس زمانہ میں حاصل ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔(لیکچر ارلدھیانہ روحانی خزائن جلد20 ص272)

8۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچادے۔(نورالحق روحانی خزائن جلد8 ص45،44)

معیار نمبر۱۴: نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے:

عن عائشہ قالت لما قبض رسول الله ﷺ اختلفوا فی دفنه فقال ابوبکر سمعت مع رسول

الله ﷺ شيئا مانسيته قال ما قبض الله نبيا الا فی الموضع الذی يحب ان يدفن فيه، فدفنوه فی موضع فراشه. (جامع ترمذی جلد اول صفحہ 121، ابواب الجنائز باب ماجاء فی قتلیٰ احد وذکر حمزہ۔ وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو ان کے مقام دفن میں لوگوں نے اختلاف کیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جسے میں بھولا نہیں کہ اللہ نے کسی نبی کو وفات نہیں دی مگر ایسی جگہ میں جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتے ہوں، تو لوگوں نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے بستر کی جگہ دفن کیا۔

مرزا قادیانی اس معیار پر پورا نہیں اترتا اس لیے کہ وہ لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔

(سیرت المھدی حصہ دوم ص 446 طبع جدید)

قادیانی اس روایت کے متعدد جواب دیتے ہیں:

اوّلا: وہ یہود ونصاریٰ کی کتابوں اور اسرائیلی روایات سے ثابت کرتے ہیں کہ متعدد انبیاء کرام علیہ السلام کی وفات اور دفن ہونے کی جگہ مختلف ہے۔ حالانکہ یہود ونصاریٰ کی کتابوں کا محرَّف اور ناقابل اعتبار ہونا ظاہر ہے۔

ثانیا: مرزا قادیانی کے دفاع کے لیے وہ اسی مفہوم کی اسرائیلی روایات بھی پیش کرتے ہیں حالانکہ اسرائیلی روایات پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کرنا ممکن نہیں ہے۔

ثالثا: وہ اس مذکورہ روایت کے بعض راویوں پر جرح کر کے انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک حدیث متعدد طریقوں سے مروی ہو تو اس کا ضعف دور ہو جاتا ہے۔

قادیانی بتائیں کہ جامع ترمذی کی زیر بحث روایت کے انہیں کتنے متابعات درکار ہیں؟ تاکہ ہم پیش کر سکیں۔

found.